اِجۡتَنِبُوا الۡخَمۡرَ فَاِنَّھَا مِفۡتَاحُ کُلِّ شَرٍّ۔

”شراب سے بچو بے شک شراب ہر گناہ کے دروازہ کو کھولنے والی ہے“۔

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱

اسلام اور شراب نوشی

مولانا ارشد مدنی

صدر جمعیۃ علماء ہند

شائع کردہ

شعبۂ نشرواشاعت جمعیۃ علماء ہند ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شراب پینا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

قرآن کہتا ہے :

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ○﴾ (المائدۃ:۹۰-۹۱)

(اے ایمان والوں شراب اور جوا اور بت اور پانسے (قرعہ کے تیر) سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تم میں دشمنی اور بیر ڈالے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا باز آؤ گے؟)۔

اس سے پہلے بھی شراب کے حرام ہونے کے بارے میں آیتیں اتر چکی تھیں حکم آچکا تھا لیکن چونکہ بالکل صاف طور پر شراب کو چھوڑ دینے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ شراب کے بارے میں کھلا ہوا واضح حکم فرما دیجئے؛ چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی جس میں صاف طور پر بت پرستی کی طرح اس گندی چیز سے باز رہنے کی ہدایت تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مطمئن ہو گئے اور چلا اٹھے کہ اللہ ہم نے شراب کو

چھوڑ دیا اور ہم شراب سے باز آ گئے، لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے شراب خانے برباد کردئے گئے مدینہ کے گلی کوچوں میں شراب پانی کی طرح بہتی پھرتی تھی، سارا عرب اس گندی شراب کو چھوڑ کر معرفت ربانی اور محبت واطاعت نبوی کی شراب طہور سے مخمور اور مست ہو گیا، تمام گندگیوں کی جڑ شراب کے مقابلہ میں حضور ﷺ کا یہ جہاد ایسا کارگر ہوا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی، شراب پی کر جب عقل جاتی رہتی ہے تو بعض اوقات شرابی پاگل ہو کر آپس میں لڑ پڑتے ہیں حتی کہ نشہ اترنے کے بعد بھی کبھی کبھی لڑائی کا اثر باقی رہتا ہے اور دشمنیاں قائم ہو جاتی ہیں۔

اسی لئے جناب رسول ﷺ نے فرمایا:

﴿اِجۡتَنِبُوۡا الۡخَمۡرَ فَاِنَّهَا مِفۡتَاحُ كُلِّ شَرٍّ﴾ ”شراب سے بچو بے شک شراب ہر گناہ کے دروازہ کو کھولنے والی ہے“۔

قرآن کی اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب پینے والا اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے اور عذاب کا مستحق ہے اور قرآن نے اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ يُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِيۡهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ﴾ (النساء: ۱۴) ”جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا اور اسلام کی قائم کی ہوئی حدود سے بڑھ جائیگا اللہ اس کو آگ میں ڈالدیگا ہمیشہ اس میں رہیگا اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے“۔

لیکن افسوس کی بات ہے ہمارے معاشرہ میں شراب کی لعنت ناقابل بیان حدتک بڑھ گئی ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو دنیا

میں شراب پیتا ہے قیامت کے دن اس کو اللہ "طِيْنَةُ الْخَبَالِ" پلائیگا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ "طِيْنَةُ الْخَبَالِ" کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ: مطلب یہ ہے کہ جہنم کی آگ میں شرابی کو جب پیاس لگے گی تو پانی کی جگہ اس کو جہنم میں جلنے والوں کے جسم سے جو پیپ نکلے گی وہ پلائی جائیگی، شرابی کو اپنے برے انجام سے بچنے کے لئے توبہ کرنی چاہئے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

﴿لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ﴾

"یعنی شراب کی لت والا جنت میں نہیں جائے گا"

شراب ایسی بری چیز ہے کہ اللہ کی لعنت صرف شرابی پر ہی نہیں ہے بلکہ جو ذرا بھی شراب کے لئے ذریعہ بنتا ہے اس پر بھی اللہ کی لعنت بتائی گئی ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَبَائِعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَآكِلَ ثَمَنِهَا﴾

"اللہ کے رسول نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت شراب پر ہے اور شرابی پر بھی اور شراب پلانے والے پر بھی اور خریدنے والے پر بھی اور بیچنے والے پر بھی، بنانے والے پر بھی اور بنوانے والے پر بھی اٹھا کر لے جانے والے پر بھی اور جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جا رہی ہے اس پر بھی اور شراب کا پیسہ کھانے والے پر بھی"۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس گناہ میں جو شخص بھی شریک ہے وہ شراب اور شرابی ہی کی طرح اللہ کی لعنت کا مستحق ہے اور اللہ کی رحمت سے محروم ہے اسی لئے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شراب پینے والے بیمار ہوں تو ان کی عیادت یعنی مزاج پرسی کے لئے مت جاؤ، امام بخاری حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بیان فرماتے ہیں کہ شراب پینے والوں کو سلام بھی مت کرو، عیادت اور سلام کرنے کی ممانعت کیوجہ علماء کے نزدیک شرابی کا فاسق اور ملعون ہونا ہے جیسا کہ پہلے گزرا ہے، کچھ حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ شرابیوں کے ساتھ نہ اٹھو نہ بیٹھو اور بیمار ہوں تو عیادت بھی نہ کرو، وہ مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو اور شراب پینے والا قیامت کے دن اللہ کے سامنے اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا اور اس کی زبان سینہ تک لٹکی ہوئی ہوگی اور اس کی رال بہہ رہی ہوگی ہر دیکھنے والا اس سے گھن کریگا، دیکھ کر پہچان جائیگا کہ یہ دنیا میں شرابی تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شراب نوشی بہت بڑا گناہ ہے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بیٹھے تھے وہاں تذکرہ ہوا کہ بڑے سے بڑا گناہ کیا ہے جب کوئی حتمی رائے نہیں بن سکی تو مجھ کو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ (مؤمن کا) شراب نوشی ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے پاس آ کر بتایا تو ان لوگوں نے عبداللہ بن

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی اس بات کو نہ مانا اور اٹھ کر خود ان کے پاس گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ بنو اسرئیل کے ایک بادشاہ نے ایک آدمی سے کہا کہ اگر زندگی چاہتا ہے تو شراب پی یا کسی کو قتل کر یا کسی عورت سے بدکاری کر یا سور کا گوشت کھا نہیں تو تجھے قتل کر دیا جائیگا اس نے سب سے چھوٹا گناہ سمجھ کر شراب پی لی تو جب شراب پی کر عقل ہی کھوگئی تو پھر بادشاہ کے کہنے کے مطابق سارے ہی گناہ کرتا چلا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ شراب پینے کے بعد چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی اور شرابی کے مثانہ میں اگر شراب کا ایک قطرہ بھی موت کے وقت ہوگا تو جنت اس پر حرام ہے۔

بالخصوص علماء کرام اور ہر جگہ کے ذمہ دار لوگوں کا یہ فرض ہے کہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے شراب نوشی کی لت میں پڑے ہوئے لوگوں کے ہاتھ کو پکڑیں ان کو عذاب آخرت سے ڈرائیں اور توبہ کرائیں، کیونکہ توبہ اور استغفار کا دروازہ کھلا ہوا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي﴾

"اے آدمی اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہونچ گئے "یعنی گناہوں کا پہاڑ بن گیا" پھر بھی اگر تو مجھ سے معافی مانگے گا تو میں معاف کردوں گا"۔

لیکن توبہ صرف زبان سے توبہ کہہ لینے کا نام نہیں ہے، بلکہ توبہ نام ہے اپنی زندگی کو اس گناہ سے پاک کر لینے کا جس سے توبہ کر رہا ہے اور اللہ

سے سچا اور پکا عہد کرنے کا کہ اب یہ گناہ کبھی نہیں کروں گا۔

اب دین سے دوری کی وجہ سے ہمارے جوانوں میں بالخصوص شراب کی عادت بڑھتی جارہی ہے اس لئے اس مضمون کو ذہن نشین کر کے عام مجمع میں بھی بیان کیا جائے کیونکہ جمعہ کے دن مسجد میں تو عام طور پر بری عادتوں سے دور رہنے والے لوگ ہی آتے ہیں اس لئے عام لوگوں تک زیادہ سے زیادہ اس مضمون کو پہنچانے کے لئے ایسے اجتماعات کا اہتمام کرنا چاہئے جس میں ہر طرح کے لوگ شریک رہیں۔

محترم المقام ائمہ کرام، اربابِ مدارس اور ممبران جمعیۃ علماء ہند　　　　زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ　　　　امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے

ہمارے اکابر نے ہر زمانہ میں مسلمانوں کو مذہبی زندگی گزارنے کی تلقین کی ہے خاص طور پر آزادی کے بعد عقائد کی اصلاح اور شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے پورے ملک میں جگہ جگہ مدارس اسلامیہ کے قیام کو انھوں نے اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا جس کے نتیجہ میں آج ہماری مسجدیں آباد ہیں اور ہم اسلامی تشخص کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود مسلم معاشرہ میں روز بروز منکرات کا رواج بڑھ رہا ہے اور لگتا ہے کہ مسلمان آخرت سے غافل ہو کر گناہوں کو اپنی زندگی میں اتار رہا ہے بالفاظ دیگر خدا کے عذاب کو دعوت دے رہا ہے کیونکہ قرآن میں بہت صریح طور پر فرمایا ہے: ﴿وَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ﴾ ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ پر پکڑا ہے، اس کا مطلب ہے کہ گناہ عذاب خداوندی کا راستہ کھولتا ہے۔

ہندوستان کے موجودہ حالات میں اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس کا خطرہ ہے کہ کہیں مسلمان کی آخرت سے غفلت، گناہوں کی عادت اور معاشرہ کی بربادی ان لوگوں کی تحریک میں خدانخواستہ کچھ جان نہ پیدا کردے جو ہندوستانی مسلمانوں کو العیاذ باللہ مرتد بنانے کے لئے گھر واپسی کا عنوان دیے رہے ہیں۔

اس لئے اپنے اکابر کے طریقۂ کار کو سامنے رکھتے ہوئے معاشرہ میں پھیلی ہوئی بیماریوں کے بارے میں اللہ ورسول کے ارشادات وفرمودات اور قرآن وحدیث کی روشنی میں چھوٹے چھوٹے کتابچے تیار کر کے اپنے ممبران، ائمہ کرام اور اربابِ مدارس کے پاس بھیج رہے ہیں تاکہ وہ ان کو اپنی تقریروں کا موضوع بنا کر اصلاحِ معاشرہ کا کام بحسن وخوبی انجام دے سکیں اور اگر ممکن ہو تو دوسری زبانوں میں بھی اِس کا ترجمہ کر کے عام کرنے کی کوشش کریں اگر ہماری یہ کوششیں ایک طرف عنایت خداوندی سے کسی کی ہدایت کا ذریعہ بن سکتی ہیں تو دوسری طرف انشاء اللہ ہماری نجات کا ذریعہ بھی ہوں گی۔

والسلام

ارشد مدنی